# فَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

**سوال**: مذی اور ودی کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: مذی بوسہ و کنار کے باعث بلا ارادہ پیشاب کی نالی سے نکلنے والے پتلے پانی اور ودی پیشاب کے بعد نکلنے والے سفید اور رقیق پانی کو کہتے ہیں۔

مذی اور ودی دونوں نجس اور ناپاک ہیں۔ان کا حکم پیشاب کا سا ہے۔جسم اور کپڑے پر لگ جائیں،تو انہیں دھویا جائے گا۔

❁ حافظ بغوی رحمہ اللہ (۵۱۶ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقُوا عَلٰی نَجَاسَةِ الْمَذِيِّ وَالْوَدْيِ .

''مذی اور ودی کے نجس ہونے پر فقہا کا اتفاق ہے۔''

(شرح السنّة : 2/90)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰی نَجَاسَةِ الْمَذْيِ وَالْوَدْيِ .

''مذی اور ودی کے نجس ہونے پر امت کا اجماع ہے۔''

(المَجموع شرح المُهذّب : 2/552)

مذی اور ودی کے خارج ہونے پر غسل نہیں۔

❁ علامہ شرنبلالی حنفی رحمہ اللہ (۱۰۶۹ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنَّهٗ لَا يَجِبُ الْغُسْلُ بِخُرُوجِ الْمَذْيِ وَالْوَدْيِ.

''اہل علم کا اجماع ہے کہ مذی اور ودی کے خروج پر غسل واجب نہیں ہے۔''

(مَراقي الفلاح، ص 44)

ان کے خروج پر وضو ہے۔

❀ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

إِجْمَاعُهُمْ عَلٰى أَنَّ الْمَذْيَ وَالْوَدْيَ فِيهِمَا الْوُضُوءُ.

''اہل علم کا اجماع ہے کہ مذی اور ودی (کے خروج) پر وضو ہے۔''

(الاستذكار: 157/1)

❀ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ رَجُلًا أَنْ يَّسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِمَكَانِ ابْنَتِهٖ، فَسَأَلَ فَقَالَ: تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ.

''مجھے بہت زیادہ مذی آتی تھی، تو چونکہ میرے گھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھیں، اس لیے میں نے ایک صحابی (مقداد رضی اللہ عنہ) سے کہا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے سوال کرے، تو انہوں نے سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: وضو کیجئے اور اپنی شرمگاہ کو دھو لیجئے۔''

(صحيح البخاري: 269، صحيح مسلم: 303)

❀ سیدنا عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَمَّا الْمَاءُ بَعْدَ الْمَاءِ فَهُوَ الْمَذْيُ، وَكُلُّ فَحْلٍ يُمْذِي فَتَغْسِلُ مِنْ ذٰلِكَ فَرْجَكَ وَأُنْثَيَيْكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوئَكَ لِلصَّلَاةِ.

''جس پانی کے بعد منی نکلتی ہے، اسے مذی کہتے ہیں اور ہر جوان کو مذی آتی ہے، چنانچہ ایسی کیفیت میں آپ شرمگاہ اور خصیتین کو دھولیا کریں اور نماز والا وضو کرلیا کریں۔''

مسند الإمام أحمد : 342/4، سنن أبي داوٗد : 211، سنن التّرمذي : 133، سنن ابن ماجه : 651، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب'' کہا ہے، امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۷) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❀ سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مذی کی بہت شدت پاتا تھا اور اکثر اس سے غسل کرتا، میں نے اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّمَا يُجْزِيكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوءُ

''اس پر آپ کے لیے وضو کافی ہوگا۔''

(سنن أبي داود : 210، سنن التّرمذي : 115، سنن ابن ماجه : 506، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' کہا ہے، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۹۱) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۱۰۳) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

**سوال**: جلق کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: جلق (مشت زنی) ناجائز، حرام اور لغو ہے۔ انتہائی قبیح اور رسوا کن گناہ ہے۔ دین و دنیا کے لیے نقصان دہ ہے۔ اس سے قوائے جسمانی کمزور ہو جاتے ہیں، قبل از وقت بڑھاپا چھا جاتا ہے۔ چہرے کی رعنائی ختم ہو جاتی ہے۔ نامردی اور بانجھ پن کا سبب

ہے۔نسیان کا مرض لاحق ہوسکتا ہے۔اعصابی، دماغی اور جسمانی صلاحیتیں ختم ہو جاتی ہیں۔

۞ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

عَامَّةُ الْعُلَمَاءِ عَلٰى تَحْرِيمِهٖ، وَقَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ: إِنَّهٗ كَالْفَاعِلِ بِنَفْسِهٖ، وَهِيَ مَعْصِيَةٌ أَحْدَثَهَا الشَّيْطَانُ وَأَجْرَاهَا بَيْنَ النَّاسِ حَتّٰى صَارَتْ قِيلَةً، وَيَا لَيْتَهَا لَمْ تُقَلْ، وَلَوْ قَامَ الدَّلِيلُ عَلٰى جَوَازِهَا لَكَانَ ذُو الْمُرُوءَةِ يُعْرِضُ عَنْهَا لِدَنَاءَتِهَا.

''اکثر اہل علم مشت زنی کو حرام سمجھتے ہیں، بعض اہل علم نے تو کہا ہے کہ یہ اپنے ہی ساتھ زنا کرنے کے مترادف ہے۔یہ معصیت ہے، اسے شیطان نے ایجاد کیا اور لوگوں میں جاری کر دیا، یہاں تک کہ یہ ایک بحث ومباحثہ بن چکا ہے، کاش کہ اس پر گفتگو ہی نہ کی جاتی۔اگر اس کے جواز پر دلیل بھی قائم ہو جائے، تب بھی معزز لوگ اس کے گھٹیا پن کی وجہ سے اس سے اعراض کریں گے۔''

(تفسير القرطبي: 106/12)

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاءَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ﴾ (المؤمنون: ۷)

''جو اس کے سوا کچھ اور تلاش کرے، تو یہی لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔''

۞ اس آیت کے تحت امام شافعی رحمہ اللہ (۲۰۴ھ) فرماتے ہیں:

لَا يَحِلُّ الْعَمَلُ بِالذَّكَرِ إِلَّا فِي الزَّوْجَةِ أَوْ فِي مِلْكِ الْيَمِينِ وَلَا يَحِلُّ الْاِسْتِمْنَاءُ.

''عضو خاص کو صرف بیوی یا لونڈی (کے ساتھ جماع) میں استعمال کیا جا سکتا ہے، مشت زنی جائز نہیں۔''

(الأمّ : 102/5)

✿ حافظ بغوی رحمہ اللہ (۵۱۶ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ الِاسْتِمْنَاءَ بِالْيَدِ حَرَامٌ، وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ .

''اس آیت میں دلیل ہے کہ مشت زنی حرام ہے، اکثر اہل علم یہی کہتے ہیں۔''

(تفسير البغوي : 410/5)

✿ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَيَكُونُ لَهٗ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ : أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وِزْرٌ؟ فَكَذٰلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ أَجْرٌ .

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی (حلال طریقے سے) اپنی شہوت پوری کرتا ہے، کیا اس کے لیے اس میں بھی اجر ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھلا بتائیں کہ اگر وہ حرام ذریعہ سے اپنی شہوت پوری کرتا ہے، تو کیا اس پر گناہ ہے؟ (یقیناً ہے) تو اسی طرح اگر وہ حلال ذریعہ سے اپنی شہوت پوری کرتا ہے، تو اس کے لیے اس میں اجر ہے۔''

(صحيح مسلم : 1006)

مشت زنی کے گناہ ہونے پر یہ حدیث دلیل ہے، کیونکہ اس میں ناجائز طریقے سے شہوت پوری کی جاتی ہے۔

❁ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ، وَلَوْ أَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا.

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو تبتل (عورتوں سے الگ رہنا) کی اجازت نہیں دی، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اجازت دے دیتے، تو ہم اپنے آپ کو خصی کر لیتے۔“

(صحيح البخاري: 5073، صحيح مسلم: 1402)

یہ حدیث دلیل ہے کہ مشت زنی حرام ہے، یہ تبتل سے بڑھ کر ہے، جو انسان کو خصی کر دیتی ہے۔

❁ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهٗ كَرِهَ الْاِسْتِمْنَاءَ.

”آپ رحمہ اللہ مشت زنی کو ناپسند کرتے تھے۔“

(مصنّف عبد الرزاق: 13586، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الْاِسْتِمْنَاء فَالْأَصْلُ فِيهِ التَّحْرِيمُ عِنْدَ جُمْهُورِ الْعُلَمَاءِ وَعَلٰى فَاعِلِهِ التَّعْزِيرُ؛ وَلَيْسَ مِثْلَ الزِّنَا.

”جمہور اہل علم کے نزدیک مشت زنی حرام ہے اور ایسا کرنے والے پر تعزیر (سزا) ہے، البتہ یہ زنا کی طرح نہیں ہے۔“

(مَجموع الفتاوىٰ: 229/34)

❁ علمائے احناف کا فتویٰ ہے:

اَلْاِسْتِمْنَاءُ حَرَامٌ، وَفِيهِ التَّعْزِيرُ .

''مشت زنی حرام ہے، اس پر تعزیر ہے۔''

(فتاویٰ عالمگیری : 170/2، الجوهرة النّيّرة للزَّبِيدي : 155/2)

❁ علامہ ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ (۶۲۰ھ) فرماتے ہیں:

مَنِ اسْتَمْنٰى بِيَدِهٖ لِغَيْرِ حَاجَةٍ عُزِّرَ، وَإِنْ فَعَلَهٗ خَوْفًا مِّنَ الزِّنَا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ .

''جو بغیر ضرورت کے مشت زنی کرے، اس کو تعزیراً سزا دی جائے گی اور جو زنا کے خوف سے ایسا کرے، تو اس پر تعزیر نہیں ہے۔''

(المقنع في فقه الإمام أحمد، ص 440)

❁ علامہ طاہر بن احمد بن عبد الرشید بخاری حنفی (۵۴۲ھ) لکھتے ہیں:

إِنْ قَصَدَ تَسْكِينَ شَهْوَةٍ، أَرْجُو أَنْ لَّا يَكُونَ عَلَيْهِ وَبَالٌ .

''جو تسکین شہوت کا ارادہ کرے، تو میرے مطابق اس پر کوئی گناہ نہیں۔''

(خلاصة الفتاوىٰ : 260/1، البحر الرّائق لابن نُجَيم : 293/2، البِناية للعَيني : 39/4، عُمدة القاري للعيني : 69/20)

❁ محدث محمد عبد الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ (۱۳۵۳ھ) فرماتے ہیں:

فِي الْاِسْتِمْنَاءِ ضَرَرٌ عَظِيمٌ عَلَى الْمُسْتَمْنِي بِأَيِّ وَجْهٍ كَانَ فَالْحَقُّ أَنَّ الْاِسْتِمْنَاءَ فِعْلٌ حِرَامٌ لَا يَجُوزُ ارْتِكَابُهٗ لِغَرَضِ تَسْكِينِ الشَّهْوَةِ وَلَا لِغَرَضٍ آخَرَ وَمَنْ أَبَاحَهٗ لِأَجْلِ التَّسْكِينِ

فَقَدْ غَفَلَ غَفْلَةً شَدِيدَةً وَلَمْ يَتَأَمَّلْ فِيمَا فِيهِ مِنَ الضَّرَرِ .

''کسی بھی صورت میں مشت زنی کرنے والے کیلئے اس فعل میں بہت بڑا ضرر ہے۔حق بات یہی ہے کہ مشت زنی حرام فعل ہے، تسکین شہوت یا کسی بھی مقصد کے لیے اس کا ارتکاب جائز نہیں۔جس نے تسکین شہوت کے لیے اس کی اجازت دی، وہ بہت بڑی غفلت کا شکار ہو گیا، اس نے یہ نہیں دیکھا کہ اس میں کتنا نقصان ہے۔''

(تحفة الأحوذي : 169/4)

❁ محدث البانی رحمہ اللہ (۱۴۲۰ھ) فرماتے ہیں:

لَا نَقُولُ بِجَوَازِهِ لِمَنْ خَافَ الْوُقُوعَ فِي الزِّنَا .

''جسے زنا کا اندیشہ ہو، ہم اس کے لیے بھی مشت زنی کے جواز کا فتویٰ نہیں دیتے۔''

(تمام المنّة، ص 420)

❁ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾(النّور : ٣٣)

''جو لوگ اسباب نکاح کی قدرت نہیں رکھتے، انہیں پاک دامن رہنا چاہیے، تا آنکہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے مالدار کر دے۔''

❁ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ .

''جو شخص اپنی عزت نفس کا خیال رکھے گا، اللہ تعالیٰ اسے بچا لے گا، جو بے نیاز رہے گا، اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دے گا اور جو صبر کرنے کی کوشش کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق عطا فرما دے گا۔''

(صحيح البخاري : 1469، صحيح مسلم : 1053)

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ.

''جوانو! آپ میں سے جو کوئی اسباب نکاح کی طاقت رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ شادی کر لے اور جو اسباب نکاح کی طاقت نہیں رکھتا، وہ روزے رکھے، اس سے اس کی شہوت ٹوٹ جائے گی۔''

(صحيح البخاري : 5065، صحيح مسلم : 1400)

شہوت کی تسکین کے لیے مشت زنی کی اجازت قطعاً درست نہیں۔ مندرجہ بالا دلائل سے اس نظریہ کا رد ہوتا ہے۔ استعفاف اور صبر سے کام لے، شہوت کو توڑنے کے لیے روزے رکھے۔

## مشت زنی اور روزہ:

بعض اہل علم کہتے ہیں کہ روزے میں مشت زنی کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ان کے مدنظر یہ دلیل ہے:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَتْرُكُ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَشَهْوَتَهٗ مِنْ أَجْلِي .

''میرا بندا میرے لیے کھانا پینا اور شہوت ترک کر دیتا ہے۔''

(صحیح البخاري : 1894 ، صحیح مسلم : 1151)

❁ علامہ سمرقندی حنفی رحمہ اللہ (۵۴۰ھ) فرماتے ہیں:

لَوِ اسْتَمْنٰی بِالْكَفِّ فَأَنْزَلَ فَإِنَّهٗ يُفْسِدُ لِأَنَّهٗ اقْتَضٰی شَهْوَتَهٗ بِفِعْلِهٖ .

''اگر کسی نے ہاتھ کے ساتھ مشت زنی کی اور انزال ہو گیا، تو اس کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے، کیونکہ اس نے مشت زنی کے ساتھ اپنی شہوت پوری کر لی ہے۔''

(تحفة الفقهاء، ص 358)

بے شک مشت زنی کے ساتھ شہوت پوری کرنا جائز نہیں، مگر اس سے روزہ ٹوٹنے کا استدلال بھی درست نہیں، کیونکہ مشت زنی صورتاً اور معنیً جماع نہیں ہے۔

❁ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنْ أَمْنَی الصَّائِمُ أَفْطَرَ .

''اگر روزہ دار (مشت زنی کے ذریعے) منی خارج کر دے، تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔''(مصنّف ابن أبي شيبة : 9482 ، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا مَنِ اسْتَمْنٰی فَأَنْزَلَ فَإِنَّهٗ يُفْطِرُ .

''جس نے مشت زنی کی اور انزال ہو گیا، تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔''

(مَجموع الفتاویٰ : 224/25)

❁ علامہ رافعی رحمہ اللہ (۶۲۳ھ) فرماتے ہیں:

اَلْمَنِيُّ إِنْ خَرَجَ بِالْاِسْتِمْنَاءِ أَفْطَرَ وَإِنْ خَرَجَ بِمُجَرَّدِ الْفِكْرِ وَالنَّظْرِ فَلَا .

''منی اگر مشت زنی سے خارج ہو، تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر محض سوچنے اور دیکھنے سے خارج ہو، تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔''

(الشّرح الكبير : 388/6)

❀ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) فرماتے ہیں:

«كَالْمُسْتَمْنِي بِالْكَفِّ عَلٰى مَا قَالُوا» يَعْنِي لَا يُفْطِرُ وَفِيهِ نَظَرٌ، قَالَ فِي الذَّخِيرَةِ: هٰذَا قَوْلُ أَبِي بَكْرٍ وَّأَبِي الْقَاسِمِ، وَعَامَّةُ الْمَشَايِخِ عَلٰى خِلَافِهٖ، وَهُوَ قَوْلُ الْأَئِمَّةِ الثَّلَاثَةِ، قَالَ فِي الْيَنَابِيعِ: وَهُوَ الْمُخْتَارُ .

''اسی طرح ہتھیلی سے مشت زنی کرنے والے کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔'' جبکہ یہ موقف محل نظر ہے۔ ''ذخیرہ'' میں لکھا ہے: یہ ابو بکر اور ابو القاسم کا موقف ہے۔ مگر اکثر مشائخ اس کے خلاف ہیں، ائمہ ثلاثہ کا بھی یہی موقف ہے۔ ''ینابیع'' میں مندرج ہے کہ یہی مختار قول ہے۔''

(التّنبيه على مشكِلات الهِداية : 207/9، البِناية للعيني : 330/2)

❀ علامہ طحطاوی حنفی رحمہ اللہ (۱۲۳۱ھ) فرماتے ہیں:

لَوِ اسْتَمْنٰى بِكَفِّهٖ فَعَامَّةُ الْمَشَايِخِ أَفْتَوْا بِفَسَادِ الصَّوْمِ وَهُوَ الْمُخْتَارُ .

''اگر کوئی ہاتھ سے مشت زنی کرے، تو اکثر مشائخ فتویٰ دیتے ہیں کہ اس کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے، یہی مختار قول ہے۔''

(حاشية الطّحطاوي على مَراقي الفلاح، ص 658)

## راجح موقف:

راجح موقف یہی معلوم ہوتا ہے کہ مشت زنی سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کیونکہ اس پر کوئی دلیل نہیں۔ اسے جماع پر قیاس کرنا کئی وجوہ سے درست نہیں۔ جماع سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، اس پر کفارہ ہے، جن اہل علم کے نزدیک مشت زنی سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، وہ اس پر کفارہ واجب نہیں سمجھتے۔

✿ علامہ البانی رحمہ اللہ (۱۴۲۰ھ) فرماتے ہیں:

لَوْ كَانَ هٰذَا صَحِيحًا لَكَانَ إِيجَابُ الْكَفَّارَةِ فِي الْاِسْتِمْنَاءِ أَوْلٰى مِنْ إِيجَابِهَا عَلَى الْإِيلَاجِ بِدُونِ إِنْزَالٍ وَهُمْ لَا يَقُولُونَ أَيْضًا بِذٰلِكَ، فَتَأَمَّلْ تَنَاقُضَ الْقِيَاسِيِّينَ!

''اگر یہ موقف صحیح ہوتا، تو بغیر انزال کے دخول پر کفارہ کے واجب ہونے کی بہ نسبت مشت زنی پر کفارہ واجب قرار دینا زیادہ اولیٰ ہوتا، جبکہ یہ لوگ اس کے قائل نہیں ہیں، تو قیاس والوں کے تناقض پر ذرا غور کیجئے۔''

(تمام المنّة، ص 419)

✿ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

مِمَّنْ يُنْقِضُ الصَّوْمَ بِالْإِنْزَالِ لِلْمَنِيِّ إِذَا تَعَمَّدَ اللَّذَّةَ، وَلَمْ يَأْتِ بِذٰلِكَ نَصٌّ، وَلَا إِجْمَاعٌ، وَلَا قَوْلُ صَاحِبٍ، وَلَا قِيَاسٌ.

''بعض اہل علم کے نزدیک اس شخص کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے، جو جان بوجھ کر منی خارج کرتا ہے۔ جبکہ اس پر کوئی نص، اجماع، قول صحابی یا قیاس نہیں ہے۔''

(المُحلّٰی بالآثار: 4/338)

✿ محدث البانی رحمہ اللہ (۱۴۲۰ھ) فرماتے ہیں:

لَا دَلِيلَ عَلَى الْإِبْطَالِ بِذٰلِكَ وَإِلْحَاقُهُ بِالْجِمَاعِ غَيْرُ ظَاهِرٍ وَلِذٰلِكَ قَالَ الصَّنْعَانِيُّ : الْأَظْهَرُ أَنَّهُ لَا قَضَاءَ وَلَا كَفَّارَةَ إِلَّا عَلٰى مَنْ جَامَعَ وَإِلْحَاقُ غَيْرِ الْمُجَامِعِ بِهٖ بَعِيدٌ، وَإِلَيْهِ مَالَ الشَّوْكَانِيُّ وَهُوَ مَذْهَبُ ابْنِ حَزْمٍ .

”مشت زنی سے روزہ باطل ہونے پر کوئی دلیل نہیں اور اسے جماع پر قیاس کرنا درست نہیں، اسی لیے امیر صنعانی رحمہ اللہ نے فرمایا: درست بات یہی ہے کہ قضا اور کفارہ صرف جماع کرنے والے پر ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور کو جماع کرنے والے پر قیاس کرنا بعید ہے۔ علامہ شوکانی رحمہ اللہ کا میلان بھی اسی طرف ہے اور علامہ ابن حزم رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔“

(تمام المِنّة، ص 418)

فائدہ:

✿ ثقہ فقیہ، جابر بن زید رحمہ اللہ (۹۳ھ) کے بارے میں ہے:

عَنْ رَجُلٍ نَظَرَ إِلَى امْرَأَتِهٖ فِي رَمَضَانَ فَأَمْنٰى مِنْ شَهْوَتِهَا، هَلْ يُفْطِرُ؟ قَالَ : لَا، وَيُتِمُّ صَوْمَهٗ .

”آپ رحمہ اللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا، جو رمضان میں اپنی بیوی کی طرف دیکھتا ہے، شہوت کی وجہ سے اس کی منی خارج ہو جاتی ہے، تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟ فرمایا: نہیں۔ وہ روزہ پورا کرے۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 9480، وسندهٗ حسنٌ)

**فائدہ:**

طبی ضرورت کے پیش نظر مادہ منویہ کا اخراج جائز ہے، کیونکہ ایسا شہوت کے لیے نہیں کیا جاتا، بلکہ یہ طبی ضرورت ہے۔

**تنبیہ:**

مشت زنی کی مذمت پر وارد تمام احادیث ضعیف اور غیر ثابت ہیں۔

(ا) جزء ابن عرفہ (۴۱) والی حدیث ضعیف ہے۔ جعفر بن مسلمہ اور حسان بن حمید دونوں مجہول ہیں۔

(ب) الامالی لابن بشران (۴۷۷) والی حدیث ضعیف ہے۔ اس میں عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی ''ضعیف'' ہے۔

(ج) ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ (۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں:

حَدِيثُ : نَاكِحُ الْيَدِ مَلْعُونٌ، لَا أَصْلَ لَهُ .

''حدیث: ''مشت زنی کرنے والا ملعون ہے۔'' بے اصل ہے۔''

(الأسرار المرفوعة، ص 376)

**سوال:** کیا نماز جمعہ اور عیدین اکیلے ادا کرسکتا ہے؟

**جواب:** نماز جمعہ اور عیدین اکیلے ادا نہیں کرسکتا۔ یہ دونوں نمازیں باجماعت ادا کرنا ضروری ہیں۔

❁ علامہ شرنبلالی رحمہ اللہ (۱۰۶۹ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْعُلَمَاءَ أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّهَا لَا تَصِحُّ مِنَ الْمُنْفَرِدِ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ اکیلا آدمی نماز جمعہ ادا نہیں کرسکتا۔''

(مَراقي الفلاح، ص 194)